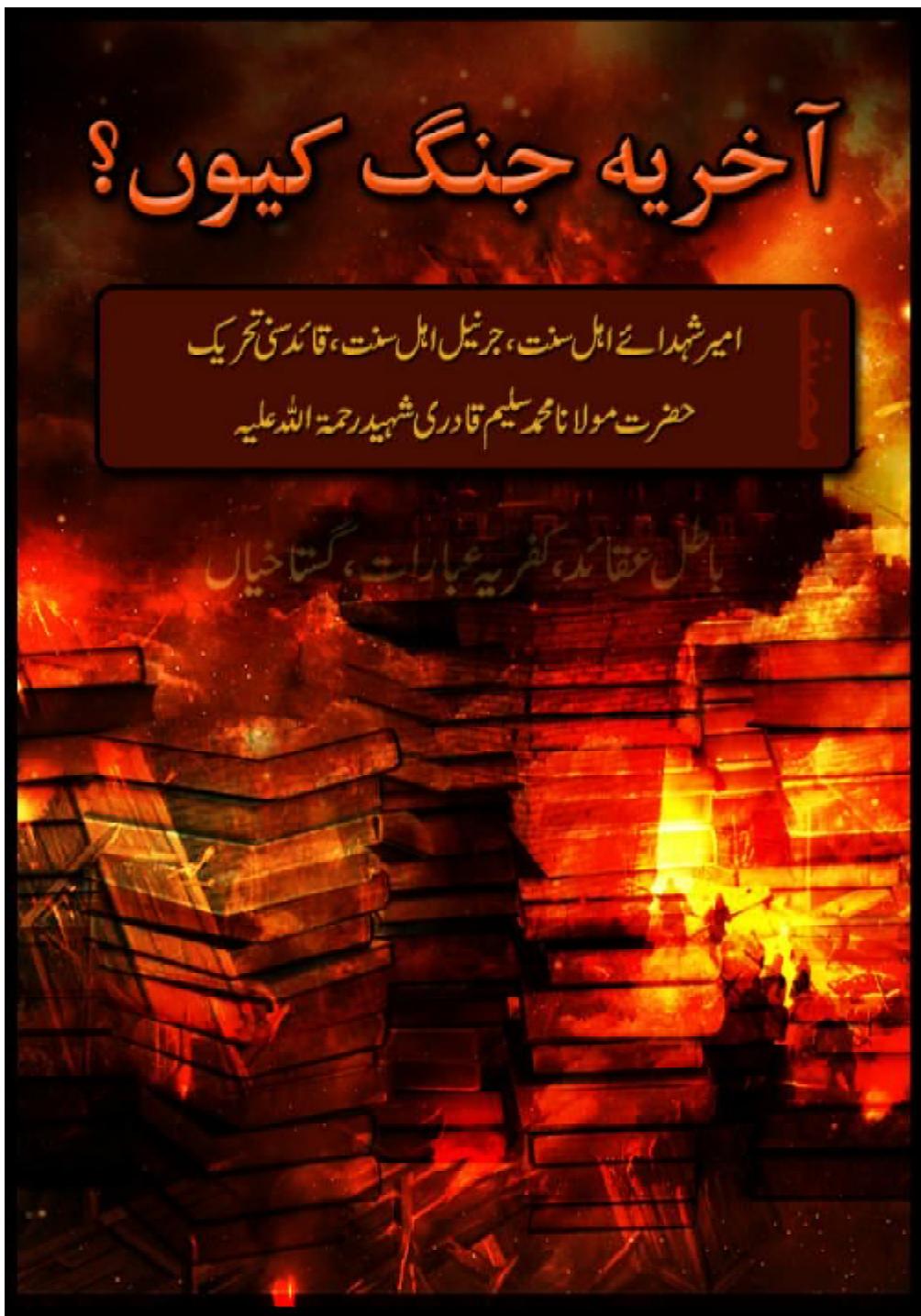


آخر یہ جنگ کیوں؟

امیر شہداء اہل سنت، جرنیل اہل سنت، قائد سی تحریک

حضرت مولانا محمد سعید قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ

باطل عقائد، کفر یہ عبارات، گستاخیاں



آخربیہ جنگ کیوں؟

مصنف

امیر شہدائے اہل سنت، جرنیل اہل سنت، قائد سنتی تحریک

حضرت مولانا محمد سلیم قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

کیا یہ جنگ ختم نہیں ہو سکتی جو آج ہر گھر میں جہاں بھی ایک مسلمان شعور پاتا ہے شروع ہو جاتی ہے اور اس جنگ کی اصل وجہ کیا ہے جو بالخصوص اہلسنت و دیوبندی، وہابی حضرات کے درمیان ہے؟ اگر ذرا اٹھنڈے دل سے اس جنگ کے اصل اسباب پر غور کیا جائے اور پھر دیکھا جائے کہ کس کو کس سے کس بارے میں اختلاف ہے یا اس جنگ میں کوئی حق بجانب بھی ہے؟

یہ بات اس کتابچہ کو پڑھنے کے بعد سمجھ میں آسکے گی اور یہ حقیقت بھی ہے اس کتابچہ میں کسی پر کوئی الزام نہیں لگایا گیا ہے۔ اگر یہ اختلافات حل ہو جائیں تو یہ جنگ خود بخود ختم ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ عزوجل کی توہین، حضور پر نور ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخیاں، اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی شانِ پاک میں تنقیص، نذر و نیاز کا انکار یہ سب با تیں جن لوگوں میں موجود ہیں پھر بھی وہ اسلام کے شیدائی ہونے کے دعویدار بنتے ہیں۔

فیصلہ آپ کو کرنا ہے کہ یہ جنگ کس طرح ختم ہو سکتی ہے؟ آخر کس طرح باطل عقیدے کے حامل افراد کو رجوع الی الحق پر آمادہ کیا جائے اور یہ فریق غلط عقائد سے توبہ کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا تو آپ نے کس کا ساتھ دینا ہے؟ یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ آئے دن اخباروں کے ذریعے یا لوگوں سے اس قسم کی خبریں سننے ہوں گے کہ فلاں مسجد میں جھگڑا

ہو گیا، فلاں نے فلاں کو مارا یعنی سنی وہابی جھگڑا۔

درactual یہی اختلاف تو اس جھگڑے کی بنیادی وجہ ہے اہل سنت و جماعت کی مساجد پر دیوبندی، وہابی قابلِ خاص ہیں۔ سینکڑوں مساجد کے جھگڑے پاکستان کی عدالتوں میں چل رہے ہیں یہی حال رہا تو دشمنانِ پاکستان جو ہر وقت مملکتِ خداداد پاکستان کے طکڑے طکڑے کرنے کے درپے ہیں ان سے جنگ لڑنے کے بجائے آپس کی خانہ جنگی میں لگ جائیں گے۔

آخر یہ جنگ کیسے ختم ہوگی؟ اس کا ایک ہی حل ہے کہ کتاب و سنت کی پابندی کی جائے اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی شان میں کوئی گستاخی برداشت نہ کی جائے جن لوگوں نے گستاخیاں کی ہیں ان سے دور رہا جائے یا ان سے تمام گستاخیوں سے توبہ کرائی جائے اور ایسی تمام غلط کتابوں اور رسالوں کو پھاڑ کر سمندر کی نذر کر دیا جائے یا دفن کر دیا جائے۔ اس جنگ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک اسلامی حکومت ایسے لوگوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق سزادے جو اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے مسلمانوں کے ایمانی دلوں کو ریزہ ریزہ کرتے ہیں اور ان کی غیرت ایمانی کو لکارتے ہیں یہ لوگ کبھی اللہ تعالیٰ کی شان میں عیب نکالتے ہیں۔

اور کبھی حضور ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں کبھی اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تنقیص کرتے ہیں اور کبھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اہانت کرتے ہیں کبھی علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پر سب و شتم کرتے ہیں اور کبھی صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی اہانتیں کرتے ہیں غرض یہ کہ دریدہ دہنوں کی زبانوں سے کسی کی عزت و عظمت محفوظ نہیں۔

ملک خداداد پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا اس لئے ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسی تمام غلط کتابوں کو ضبط کیا جائے جن کا تذکرہ اس رسالے میں ہے اور اہل سنت و جماعت کی ان مساجد کو جن پر دیوبندی، وہابی جبراً و خفیہ مختلف طریقوں سے قابل ہو گئے ہیں ان سے آزاد کر کے اور انہیں سنیوں کے حوالے کرے اس طرح تمام فرقے اپنی اپنی زندگی اپنے اپنے عقیدوں کے مطابق گزاریں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ دوسروں پر مسلط ہو جائیں ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ جب ہم کسی کے حقوق کو پامال نہیں کرتے

تو پھر اس ملک کی اکثریت کے حقوق کو آخر کیوں پا مال کیا جا رہا ہے؟ یہ کیسا اندھیرا ہے؟ جب ہم کسی کو نہیں چھیڑتے تو کوئی ہمیں کیوں چھیڑے؟ یاد رہے!

اگر حقوقِ اہل سنت کا خیال نہ کیا گیا تو پھر سوادِ عظم اہل سنت و جماعت قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے حقوق حاصل کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں یقیناً حکومت اس طرف توجہ دے گی اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اکثریت کا خیال رکھے گی تاکہ ہر مذہب کا ماننے والا اپنے اپنے اصولوں کے مطابق امن و امان سے زندگی گزار سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس رسالے کو پڑھ کر سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس تحریک کی اس سعی کو قبول فرمائے۔

آمین ثمہ آمین یارب العالمین بجاه النبی الامین رحمة للعالمین علیہ السلام

والسلام

خاک پائے علمائے اہل سنت

محمد سلیم قادری عفی عنہ (کراچی)

وہابیت کا جہگڑا

وہابیت سے جو ہندوستان میں ایک نزاع پھیلا ہے اور اس نے مسلمانوں کو اور ان کے نظم کو جس قدر نقصان پہنچایا ہے وہ بہت افسوس ناک ہے ایک گھر میں دو بھائیوں میں جنگ ہے، باپ بیٹوں میں جنگ ہے، پڑوی کی پڑوی سے لڑائی ہے، اہل محلہ کی آپس میں مخالفت ہے غرض یہ کہ کوئی جگہ نہیں جہاں وہابیت نے فتنہ انگیزی نہ کی ہو اور مسلمانوں کی گودوں میں، پہلووں میں، سروں پر ان کے دشمن نہ بھادیئے ہوں یہ وہ اسرار میں نجد سے اُٹھی۔

”صحیح بخاری شریف“ کی حدیث میں حضور سید انبیاء ﷺ نے صد ہا سال پہلے اس کی خبر دی وہ آگ بھڑکی وہ فتنہ پیدا ہوا اور عبد الوہاب نجدی کے گھر سے نکل کر عرب کے بعض مقامات میں پہنچا۔ جہاں پہنچا وہیں سے روکا گیا نجد کے چھوٹے اور خشک اور بے رونق خطے کے چند خشک دماغ درندہ صفت انسانوں کے دماغ میں وہابیت کا تخلیل گھومتا رہا مگر افسوس!

کہ جو چیز دنیا کے ہر خطے نے ٹھکرای اس کو ہندو پاک میں جگہ ملی اس کا ختم دہلی میں لگایا گیا اور جب کچھ پھوٹا تو

اس کو دیوبند میں تربیت دیا گیا وہاں وہ اس قدر بڑھا کہ اس کی شاخیں ہندوپاک کے گوشے گوشے میں پھیل گئیں اور ان سے اس ملک کی فضاء مسموم ہو گئی اور اس کے زہر یہ اثر نے ملک کے بہت سے نوہانوں کو بر باد کر دیا اور فساد کی آگ لگادی زمانے گز رکھنے مگر یہ فتنہ دفع نہ ہواستم یہ ہے کہ وہابی فروع میں سنیوں کے قریب قریب بالکل موافق ہیں۔ اہل سنت کی سی نماز، اہل سنت کا ساروزہ، انہیں کا سانح وزکوٰۃ غرض عبادات و معاملات کے تقریباً جملہ مسائل میں اسی روشن پر ہیں وہی کتابیں ہیں جن پر اہل سنت کو اعتماد ہے اور ان سے وہ تمسک کرتے ہیں ان سب کو وہابی مانتے ہیں۔ خفیت کے مدعی لیکن بعض عقائد میں اور بعض فروعی مسائل میں ان کو ایسا تشدد ہے جس سے یہ عظیم الشان اختلاف پیدا ہو گیا اور ان عقائد کے ہوتے ہوئے کوئی صورت نہیں کہ وہابیہ کو اہل سنت مسلمان مانیں اور ان کی امامت جائز سمجھیں۔

وجه افتراق

یہ بات اور زیادہ قابل افسوس ہے کہ جن عقائد کی بناء پر وہابی مسلمانوں سے جدا ہوئے اور جنگ کا محاذ قائم کیا وہ عقائد ان کے نقط خیال سے بھی ضروری نہیں ہیں مگر باوجود اس کے وہ ان عقائد سے باز نہیں آتے اور انہوں نے ان تمام خانہ جنگیوں کی جو اس فتنہ سے پیدا ہو گئیں ہیں کوئی پرواہ نہیں وہ اپنی ضد کے پکے اور ہٹ کے پورے ہیں۔ دنیا تباہ ہو جائے، سر پھٹ جائیں، امن و عافیت بر باد ہو، غیر قومیں جری ہو جائیں یہ سب کچھ گوارا ہے مگر ان غیر ضروری امور کا اور ان صریح باطل اعتقادات کا تذکرہ کرنا گوارا نہیں۔

امکان کذب

وہابیوں کے لئے ان کے دین اور اعتقاد کی رو سے کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے کذب جیسے فتح امر کا امکان ثابت کریں؟ اگر وہابی ایسا نہ کریں اس کے درپے نہ ہوں تو کیا وہ اپنے اعتقاد میں کافر ہو جائیں گے؟ ایمان سے خارج ہو جائیں گے؟ اس مسئلے کے اعتقاد اور اس کے پھیلانے کی انہیں کیا حاجت ہے؟ وہ کیا مجبور ہیں؟ کیا قرآن پاک نے اس کی تعلیم دی ہے؟ یا ائمہ دین (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نے مومن ہونے کے لئے ایسا اعتقاد ضروری بتایا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ایک نئی بات نکال کر دنیا میں فساد پھیلائیں، طرح طرح کے الزام اٹھائیں، دنیا کی نظر میں ذلیل و رسوا ہوں مگر اس سے باز نہیں آتے۔

براہین قاطعہ

اسی طرح حضور سید الانبیاء ﷺ کی شان میں نامناسب الفاظ کہنا جیسا کہ ”براہین قاطعہ“ میں حضور سید عالم ﷺ کے علم کی نسبت یہ کلمے لکھے کہ ”شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کو کون سے نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

شیطان و ملک الموت کے لئے وسعت علم تسلیم کریں، نصوص سے ثابت مانیں اور حضور سید عالم ﷺ کے لئے اس کا انکار اور اس کا ثابت کرنا شرک میں شمار کیوں؟ عجیب بات ہے ایک ہی چیز ہے شیطان کے لئے ثابت ہو تو شرک نہ ہو حضور ﷺ کے لئے ثابت ہو تو شرک ہو جائے اس قول کی شناخت اور اس کے حکم شرعی عرب و عجم کے فتوؤں میں ظاہر کیا جا چکا ہے اور اس قول کی قباحت بارہ باتادی گئی اور ہر ادنیٰ عقل والا اس کو نہایت ذلیل سمجھتا ہے کہ ایک قوم حضور ﷺ کے لئے وسعت علم ثابت کرنے کو شرک بتائے اور اسی کو شیطان کے لئے ثابت مانے تو گویا اس کے نزدیک شیطان (معاذ اللہ معاذ اللہ) خدا کا شریک ہو سکتا ہے کیونکہ جو چیز کسی ایک مخلوق کے لئے مانا شرک ہو وہ جس کسی مخلوق کے لئے ثابت مانی جائے گی شرک ہی ہوگی۔ نہیں ہو سکتا کہ سجدہ عبادت بت کے لئے تو شرک ہو مگر وہاپیوں کے کسی بڑے سے بڑی مولوی کو کر لیا جائے تو شرک نہ ہو پھر جس چیز کو شرک کہنا اسی کو نص سے ثابت کرنا کیسا فتح اور باطل ہے؟ یہ بحث ایک جدا گانہ ہے ہمیں تو صرف یہ کہنا ہے کہ وہابی کیا اپنے دین اور عقیدے کی رو سے حضور ﷺ کی شان میں یہ اعتقاد رکھنے اور کلمے کہنے پر مجبور ہیں؟

اگر وہ ایسا نہ کہیں تو کیا اپنے نزدیک ایمان سے خارج ہو جائیں گے؟ اگر ان کلموں کا اعتقاد مومن ہونے کے لئے ضروری تھا تو پھر ”قرآن پاک“ میں اس کی تعلیم کیوں نہیں ہوئی؟ ”حدیث شریف“ میں یہ سبق کیوں نہیں دیا گیا؟ تمام صحابہ کرام اور تابعین، تبع تابعین (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) بزعم وہابیہ اس ضروری اعتقاد سے خالی ہی گئے۔ اس لئے یہ مانا پڑے گا کہ یہ اعتقاد بدعت ہے نیا اختراع ہے۔ سلف صالح کے یہاں نہ اس کا ذکر ہوانہ قرآن و حدیث میں اس کا کہیں پتا پھرا پنی ایک ٹکڑی الگ بنانے کے لئے ایسے اعتقاد پر کیوں اصرار کیا جاتا ہے؟ اور مسلمانوں سے کیوں جھگڑا مول لیا جاتا ہے؟ اور تمام مسلمانوں کے دلوں کو کیوں دکھایا جاتا ہے؟ کیا وہابی بغیر اس کے اعتقاد کے

اپنے خیال میں مومن نہیں رہ سکتے؟ کیوں یہ نفسانیتیں ہیں؟

حفظ الایمان

اسی طرح سے ”حفظ الایمان“ میں مولوی اشرف علی کا حبیب خدا تعالیٰ کی شان میں یہ لکھنا کہ ”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس سے بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیریہ مراد ہیں تو حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو ہر زید عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

یہ ناقص کلمات شانِ اقدس میں کسی کھلی توہین ہیں کہ پیشوایاں وہابیہ اپنے اور اپنے بزرگوں کے حق میں بھی ان کا کہنا گوارانہ کریں گے اور گالی سمجھیں گے اور دنیا کا کوئی عزت دار آدمی بھی اپنے کسی فرقے اور ملت اور کسی خیال کا بھی ایسے کلموں کا سننا گوارانہ کرے گا مگر شانِ اقدس میں یہ کلمے لکھے جائیں اور اس پر اصرار ہواں کا کیا سبب ہے؟ یہ کوئی تعلیم خداوندی ہے جیسے کوئی چھوڑ ہی نہیں سکتا؟ یا رسول اللہ تعالیٰ نے ایسا اعتقاد رکھنے کا حکم دیا ہے یا صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین (رضوان اللہ عنہم اجمعین) اس کی تاکید کر کے گئے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ ایسے کہ ایسے کلموں سے احتیاط نہیں کی جاتی؟ احتراز نہیں کیا جاتا دنیا نے اسلام کا دل دکھایا جاتا ہے جہاں میں فساد برپا کیا جاتا ہے مگر ایک ضد ہے کہ اس سے باز نہیں آتے اس قسم کی اور توہینیں اور بے ادبی کے کلمات زبان پر لانا، کتابوں میں لکھنا، ان پر آڑنا، کتابیں چھانپنا، مناظروں کی مجلسیں کرنا، فساد انگیزیاں کرنا، مقدمہ بازیوں میں روپیہ ضائع کرنا، اہل اسلام کی جماعت کو ضعف پہنچانا اور جس حال میں کہ تمام دنیا اپنی ترقی کی فکروں میں ہے مسلمانوں کو خانہ جنگی کی مصیبت میں مبتلا کرنا کس مصلحت سے ہے؟ کس فائدے کے لئے ہے؟ کیا دانائی ہے؟

میلاد النبی ﷺ

اسی طرح بعض فروعی مسائل پر جھگڑ بیٹھنا اور اپنا ایک فرقہ اور ٹکڑا الگ بنانا کر مسلمانوں سے برسر پیکار ہو جانا کیا معنی رکھتا ہے؟ اگر کسی شخص نے میلاد مبارک کی محفل میں حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ اور مقدس زندگی کے احوال کریمہ اور معجزات مبارکہ بیان کئے مجلس شاندار طور پر ترتیب دی اور باوقار طریق پر ذکر کیا۔ بیانِ ولادت مبارکہ کے وقت

شانِ حبیب ﷺ کے اظہار کے لئے تعظیمی قیام کیا تو کیا برآمانے کی بات ہے؟ شریعت نے اس کو کون سے محروم سے بتایا ہے؟ کہاں کبائر میں سے شمار کیا ہے؟ جس پر اس شدومد کے ساتھ جنگ ہے، ناراضگی ہے، کتابیں چھاپی جاتی ہیں، رسائل لکھے جاتے ہیں، اس کی توهین میں نظمیں لکھی جاتی ہیں، مسلمانوں کو مشرک اور بے ایمان بتایا جاتا ہے جو مخالفت و ہابی صاحبان کبھی سینما اور تھیٹر کے لئے نہیں کرتے، حرام کاریوں اور بد افعالیوں کے لئے نہیں کرتے وہ کوشش محفل مبارک کے روکنے کے لئے کی جاتی ہیں اس کا کیا باعث؟

التزامی امور

آپ مدرسے بنائیں، اس میں جماعتیں ترتیب دیں، ہر جماعت کے لئے ایک نصاب اور خاص ایک پڑھانے والا مقرر کریں، اسباق کے لئے اوقات کا تعین ہو، تعطیلوں کے لئے ایام معین ہوں، ان پر التزام ہو، امتحان کے لئے مہینہ مقرر ہو، امتحان کے پرچے بنائیں جائیں، نمبر دیئے جائیں، بعض کتابوں کا تقریری امتحان لیا جائے، ممتحن بلائے جائیں، ان کے لئے تکلفات کئے جائیں، بعد امتحان تعطیل کی جائے، سالانہ جلسے تاریخ کے تعین و تدعی اسے ساتھ کئے جائیں، اس کے لئے اشتہارات چھاپے جائیں، طالب علموں کے ایک نصاب معینیہ ختم کر لینے پر دستار بندیاں کی جائیں، دستاروں کے لئے ایک رنگ خاص مقرر کر لیا جائے، مدرسہ کا نام دستار پر لکھوا یا جائے یہ تمام چیزیں حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں کب تھیں؟ زمانہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں کب پائی گئیں؟ ان سب التزام ہے، پابندی ہے، موجب ثواب جانتے ہیں، داخل عبادت سمجھتے ہیں، یہ بدعت کیوں نہیں؟ اس کی مخالفت کیوں نہیں کی جاتی؟ مولوی رشید احمد صاحب کے مرثیے لکھ کر تو چھاپنا بھی بدعت نہ ہو جو بہت سے ناجائز مبالغوں پر مشتمل ہیں اور سید عالم ﷺ کے ذکر جلیل و بیان ولادت کی محفل بدعت ہو جائے؟

دعوت انصاف

ساری جماعت میں کوئی اتنا کہنے والا نہیں کہ جو حیلے حوالے میلا دمبارک اور عرس وفاتحہ، تیجہ و چہلم کے بدعت بنانے کے لئے تم پیش کرتے ہو اس سے بدرجہاز یادہ خود آپ کے عمل میں ہیں۔

مگر نہ مدرسہ کو بدعت کہا جاتا ہے نہ دستار بندی کو، نہ جلسہ سالانہ کو، نہ تعین اوقات اسباق کو، نہ قوانین مدرسہ کو تو

پھر کیا یہ ناجائز کا حکم غیروں ہی کے لئے ہے؟ تم سے اس مستثنی ہو؟ اتنے بڑے فرقے میں کوئی انصاف کرتا مگر معلوم نہیں قلوب کا کیا حال ہے؟ نور بجھ گئے اور نام کو روشنی باقی نہ رہی کہ دوسروں کے افعال کو جن وجوہ سے بدعت بتائیں جنگ کی بناء ٹھہرائیں اپنے آپ بے دریغ انہیں عمل میں لاتے چلے جائیں ذرا نہ شرمائیں۔ یہ مسائل ایسے نہ تھے کہ لکھے پڑھے آدمی انہیں سمجھنے سکتے اور اصحاب عقل و خرد ان کو موردِ بحث بناتے یہ ایسی کھلی باتیں تھیں جن کو ہر سمجھدار انسان جان سکتا تھا کہ ان میں کوئی شبہ عدم جواز کا نہیں ہے۔

میلاد مبارک کی محفل حضور سید الانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کی مقدس زندگی کے بیان احوال کے لئے منعقد کی جاتی ہے اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے احوال کریمہ کا جانا اور اس سے باخبر ہونا ایمان دار کے لئے اعلیٰ ترین سعادت ہے۔ ”حدیث شریف“ میں حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے ذکر کو ذکر اللہ بتایا گیا کلمہ میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کا نام نامی وصف رسالت کے ساتھ اس طرح داخل ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کی توحید و بے مثالی کا منکر مومن نہیں ہو سکتا اس طرح سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان نہ لانے والا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کا اقرار نہ کرنے والا بھی ایمان دار نہیں ہو سکتا جس ذات (صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان کا مدار ہے اور جس پر ایمان لائے بغیر کفر کی ظلمتوں سے نجات نہیں مل سکتی اس (صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ) کے احوال پاک کا بیان یقیناً شان احترام سے ہونا چاہیے اور وہ جو مجلس اس مقصد کے لئے منعقد کی گئی ہوا سکونت دینا اور عوام میں باوقعت بنانا تقاضائے ایمان ہے حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کا ذکر ذکر اللہ ہے۔ ”حدیث شریف“ میں وارد ہوا کہ **ذکر ک ذکری**۔ آپ کا ذکر میراہی ذکر ہے

دوسری حدیث میں ارشاد باری ہے

وَمَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرْنَى۔ جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا

اور ذکر الہی کی محفل کو حدیث میں جنتی چمنستان بتایا گیا ہے۔ ”حدیث شریف“ میں ہے

إِذَا مَرَّتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قَالُوا أَوْ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حَلْقُ الذِّكْرِ

حضور سید عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جب تمہارا جنتی چمنستان پر گزر ہو تو میوه چینی کیا کرو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ جنتی چمنستان کیا ہیں؟ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ذکر کی محفلیں۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ میلادِ مبارک کی مخلیس جن میں ذکر حبیب خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہٖ نَبِیّٖ ہوتا ہے جن کو ”حدیث شریف“، میں ذکر اللہ بتایا گیا وہ جنتی چمنستان ہیں حدیثیں تو جنتی چمن بتائیں، بہشتی باغ فرمائیں مگر معاند متعصب اس کو بدعت کہے ناروا پکارے ہوشمند انسان متھیر ہوتے ہیں کہ ان لکھے پڑھے جاہلوں نے کس طرح ذکر حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہٖ نَبِیّٖ کی محافل متبہر کہ کونا جائز کہہ دیا یہ بات عقل میں نہیں آتی۔ دریافت کرتے ہیں کہ ان محافل کے ناجائز ہونے کا سبب کیا ہے؟ اُس وقت ان معاندین و متعصبن کو حیرانی و پریشانی ہوتی ہے۔

قیام

اس سراسمیگی میں کبھی تو یہ کہہ گزرتے ہیں کہ ”ذکر شریف تو درست ہے“ مگر قیام وقت ذکر ولادت پر اعتراض ہے، مگر اس بات کو کوئی عقل باور نہیں کر سکتا کہ قیام ناجائز ہے اور کونا جائز بھی ایسا کہ محفل شریف ہی کونا جائز کرڈا لے اس لئے دریافت کیا جاتا ہے کہ قیام میں کیا مضافات؟

اس کی ممانعت کہاں وارد ہوئی؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ ”قیام وقت ذکر ولادت قرونِ ثالثہ میں نہیں کیا گیا اس کی اصل ثابت نہیں اس لئے بدعت ہے“، مگر ان کی یہ بات ایک لایعنی حیله اور بہانہ ہے۔

خود حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہٖ نَبِیّٖ کا حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے قیام فرمانا ثابت ہے اس پر یہ لکھنا کہ ”ایک شخص موجود حاضر کے لئے جو آنکھوں کے سامنے ہو اور سب کو نظر آتا ہو قیام شرک ہے“، ایک بالکل حقیقت بات ہے کیونکہ جو چیز شرک ہے وہ حاضر کے لئے غائب کے لئے سب ہی کے لئے شرک ہے اس میں یہ تفریق نہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ کسی عظیم خبر کو سن کر جذباتِ شوق یا خوف کے ساتھ متاثر ہو کر کھڑا ہو جانا طبیعت انسانی کے لئے امر عادی ہے اور ”حدیث شریف“ سے بھی ثابت ہے رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہٖ نَبِیّٖ کی سنت بھی ہے۔ چنانچہ جب ”آیة اتی امر اللہ“ نازل ہوئی تو حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہٖ نَبِیّٖ کے قلب مبارک میں ایک جذبہ پیدا ہوا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہٖ نَبِیّٖ فوراً کھڑے ہو گئے۔

اسی طرح حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہٖ نَبِیّٖ کی ولادتِ شریفہ کا ذکر سن کر بالخصوص ایسی مجلس میں جو حضور ہی کے ذکر مبارک کے لئے منعقد کی گئی ہو اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہٖ نَبِیّٖ کی نعمت مبارک سن کر دلوں میں محبت موجیں مارنے لگی ہوڑ کر ولادت سن کر جذبات میں ایک لہر آ جانا اور سرور کا اظہار ادب و تعظیم کے لئے قیام ہونا کچھ بعید نہیں اور عین اس سنت کے مطابق ہے جو حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام میں پائی گئی۔

نیز کسی عظیم الشان دینی ذکر کے سنبھال کے لئے اس ذکر کے احترام کے لئے قیام کرنا بھی سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سننے کے لئے قیام فرمایا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان ظہور کا قیام تو خود اس سے ثابت ہے کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس نفیس منبر پر قیام فرمایا اپنی ولادت کریمہ کا ذکر کیا اب قیام میں کیا اشتباہ ہے؟ کیا اعتراض ہے؟ کیا اعذر ہے؟ کیا حیلہ ہے؟ کیا بہانہ ہے؟ کتنے وجہ سے قیام ثابت ہے۔ اچھا! تمہاری آنکھیں بند ہیں، تمہیں کچھ نظر نہیں آتا، احادیث تک تمہاری رسائی نہیں، افعال کریمہ پر نظر نہیں، سیرت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے واقفیت نہیں، بے خبر انسا ہو تو اگر عقل و خرد کا دعویٰ ہے تو کچھ ہوش سے بھی کام لو اور اتنا سوچو کہ قیام کرنے والا کس نیت سے قیام کرتا ہے؟ وہابیوں کے مارنے کے لئے اٹھتا ہے یا شیطانوں کو جلانے کے لئے اٹھتا ہے یا مجلس سے چلا جانا اس کا مقصود ہوتا ہے اس کے اٹھنے کا مدعایا ہے؟ اگر تمہاری سمجھ اتنا بھی نہ بتا سکے کہ یہ لوگ اس وقت کیوں اٹھے تو اس عقل پر ماتم کرو کیونکہ اتنی بات تو وہ لوگ بھی سمجھ لیتے ہیں جو کھلے کافر ہیں اور اس کے دعویدار نہیں تمہاری سمجھ میں اگر یہ بھی نہ آئے تو میلادخواں سے پوچھ لو صاحب مجلس سے دریافت کرو شرکاء مجلس سے سوال کرو؟

ہر شخص تمہیں بتا دے گا کہ یہ قیام بہ نظر تعظیم تھا توبہ بتاؤ کہ تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ تمہیں عداوت ہے؟ اس کو ناجائز سمجھتے ہو؟ کیا قرآن و حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تو قیر کے لئے کوئی ادرا خاص کر دی گئی اور طریقہ معین کر دیا گیا ہے؟ اوّلین کے دشمنو! اوّلین میں کلام کرنے والو! یہاں اپنے دل سے کیوں تعین کرتے ہو جو طریقہ تعظیم کا ہو جس قوم میں جو امر تعظیم کے لئے معروف ہو چکا وہ یقیناً تعظیم کا فرد اور **”تو قروه“** کے حکم میں داخل دیکھو قرآن سے مخرف نہ ہو جب تم مانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ضروری ہے تو کون سی وجہ ہے قیام کا انکار کرو؟

اب رہا حیلہ کہ قیام تعظیمی جائز تو ہے لیکن مجلس مبارک میں فقط ذکر ولادت شریف کے وقت ہی قیام کیا جاتا ہے؟ اول سے آخر تک قیام کیوں نہیں کیا جاتا؟ ایسے لغو حیلے امر جائز کونا جائز نہیں کر سکتے۔

وہا بیوں سے پوچھو کہ کیا کسی امر جائز کا ایک معین وقت میں کرنا اور دوسرے اوقات میں نہ کرنا ان کو ناجائز کر دیتا ہے؟ اگر ہاں کہیں تو دلیل لا و کوئی "آیت" یا "حدیث" سناؤ محض اپنے رائے فاسد و خیال سے کسی جائز کو ناجائز مت ٹھہرا و شریعت کسی کے خیال کا نام نہیں ہے وہ بچارے مجبور ہوں گے اور کوئی دلیل نہ لاسکیں گے تو ظاہر ہو جائے گا کہ ان کا دعویٰ جھوٹا تھا اور امر جائز کو کسی وقت معین میں کرنا ناجائز نہیں کر سکتا۔

اس مضمون کو وہابیہ اور ذہن نشین کرد و فقه و حدیث کا درس مدرسون میں جماعت بندی کے ساتھ جو تمہارا معمول ہے جائز ہے، موجب ثواب ہے تو فقط دن ہی میں مدرسے کیوں کھلتے ہیں رات میں درس کیوں نہیں ہوتا؟ اس تعین پر کوئی آیت یا حدیث ہے؟ یہاں ہے تو کیا اس تعین سے وہ امر جائز ناجائز ہو گیا؟ اسی طرح جمعہ کے سوا باقی ایام میں پڑھانا ایسے ہی رمضان شریف میں مدرسے کو بند رکھنا اس تعطیل کے لئے جمعہ و رمضان کی تخصیص تعین کیا اس کو ناجائز کر دیتی ہے؟ کرتی ہے تو تم سب اس کے مجرم ہونہیں کرتی تو قیام پر تمہارا اعتراض ایسی جاہلانہ ہٹ ہے جس کے خود تمہارے عمل تکذیب کرتے ہیں۔

علاوه بر یہ اور ذکر کئے ہوئے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ قیام کو ذکر و لادت کے ساتھ ایک قوی مناسبت ہے حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کا قیام کے ساتھ خود ذکر و لادت فرمانا اسی نجح پر تھا مجلس حاضر تھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ شریف فرماتھے دین کے مسائل کا ذکر و بیان تھا اسی میں جب ذکر و لادت مبارک فرمایا تو قیام فرمایا جب وہ ذکر مبارک فرمائے پھر جلوس فرمایا پھر وہ ذکر مسائل تھا تو معلوم ہوا کہ خاص ذکر و لادت شریف کے لئے قیام مستحب و منسون ہے۔ اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ایک مسئلہ کے لئے قیام فرمانا باوجود یہ کہ اس سے قبل بھی مسائل دین ہی کا ذکر ہو رہا تھا اس بات کی دلیل ہے کہ کسی مسئلہ خاص مہتم بالشان کے لئے مجلس میں بیٹھے ہوئے کھڑا ہو جانا سنت رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ بھی ہے اور سنت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بھی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ "بخاری شریف" کی ہر ایک حدیث لکھنے کے لئے غسل فرماتے دور کعت نماز پڑھتے تب لکھتے۔ مولود قیام سے چڑنے والے وہابی بتائیں تو کہ ان کا یہ فعل بدعت تھا یا نہیں؟ کبھی صحابہ کرام یا تابعین یا تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین نے بھی ایسا کیا تھا؟ قرونِ ثلاثة میں یہ عمل پایا گیا تھا؟ جب ایسا نہیں ہے تو بقول تمہارے

بدعت کیوں نہیں ہوا؟

اس سے بھی قطع نظر کر کے وہی قیام والسوال کرو کہ ”اگر احادیث لکھنے کے لئے نیاغسل اور دور کعت پڑھنا جائز ہو تو پھر بخاری ہی لکھتے وقت ایسا کرنے کی کیا تخصیص تھی جب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے تھے ہمیشہ ہی ایسا کیوں نہیں کرتے تھے؟“

امام مالک رضی اللہ عنہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ”احادیث“ بیان فرماتے تھے تو مجلس آراستہ کی جاتی، بہترین فرش بچھائے جاتے، نفس مسند لگائی جاتی، خود امام مالک رضی اللہ عنہ عمرہ پوشک پہننے، عطر لگاتے، خوشبوئیں مہر کائی جاتیں یہ اہتمام ان کی مجلس حدیث کے لئے ہوتا تھا ماری بدعت کہاں تک چلے گی؟ مگر بات یہ ہے کہ یہ آنکھ والے تھے قدر رفیع اور منزلت علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انہیں معلوم تھی آداب سے واقف تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک حدیث کے لئے یہ اہتمام کرتے تھے تم بھی اگر کچھ باخبر ہوتے اور حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کو کچھ پہچانتے تو ذکر میلاد مبارک کی محفل اور تعظیمی قیام میں پس وپیش نہ ہوتی۔

نعت خوانی

ایک حیله یہ ہے کہ ”ذکر و ولادت و قیام تو سب درست ہے لیکن اس میں نظمیں پڑھی جاتی ہیں“ یہ حیله بھی بیکار ہے نظم کوئی ناجائز چیز نہیں اور بالخصوص نعت شریف کی نظم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نعت شریف کی نظمیں پڑھتے تھے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے مسجد شریف میں منبر بچھایا جاتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے دعا میں فرماتے ہیں اور فرماتے تھے

اللهم ایده بروح القدس۔

تواب نظموں پر کیا اعتراض رہا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پڑھی گئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اذن و اجازت سے پڑھی گئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر راضی و خوش ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے والے کے حق میں دعا میں فرمائیں ایسا امر بھی ناجائز اور بدعت ہو سکتا ہے؟ آوازیں ملانا اس کی کہیں شریعت میں ممانعت وارد ہوئی؟ یادِ دین کے مسائل میں تمہیں کوئی ایسا اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ جس امر کو چاہو محض اپنی رائے سے ممنوع و ناجائز قرار دے لو؟ ایسے حکم دینا ایسا ناجائز بتانا

یہی ”احادیث فی الدین“ اور یہی بدعت سیئہ ہے اور ابے بدعتیو! خود بدعت کرتے ہو اور تبعین سنت کے افعال کو بدعت بتاتے ہو؟ یہ تو تمہیں کیا خبر ہو گی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خندق کھو دتے جاتے تھے اور آوازیں ملا کر ایک ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت شریف اور اپنی جانشاری کی نظمیں پڑھتے جاتے تھے اس آواز ملانے کو بے دلیل منوع کہتے ہو؟ فعل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اعتراض ہے اور خاص اس فعل پر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا۔

شیرینی

اب آپ کا صرف یہ اعتراض باقی رہا گیا کہ ”بعد ختم شیرینی تقسیم کی جاتی ہے“، تو تقسیم شیرینی کوئی حرام ہے؟ منوع ہے؟ شریعت میں کہیں اس کی ممانعت وارد ہوئی؟ وہ کوئی ناجائز چیز ہے؟ ہدیہ اور ضیافت کا زمانہ اقدس میں معمول تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا سرور کے وقت ضیافتیں اور احباب و اقارب میں تقسیم طعام یا شیرینی سنت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے جا بجا اس کے تذکرے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ختم قرآن کے بعد اونٹ ذبح فرمایا احباب کیا ایک دو کیا صد ہا مثالیں عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ملتی ہیں اور آپ کے بیہاں جو ”بخاری“ شریف، کا ختم اور اس میں شیرینی کا معمول ہے وہ کبھی آپ کونہ کھٹکا؟ اس پر کبھی بدعت ہونے کا حکم نہ لگایا؟ زمانہ اقدس میں کبھی اس طرح کا ختم کیا گیا تھا؟ اس میں شیرینی تقسیم ہوئی تھی؟ بہر حال کوئی ادنیٰ سی وجہ بھی ایسی نہیں ہے جس سے کوئی عاقل منصف مجلس مبارک میلاد کو ناجائز تو کیا غیر مستحب بھی سمجھ سکے ایسی حالت میں اس کو مورد بحث بنانا اور ذریعہ جدال قرار دینا اور اس حیلہ سے مسلمانوں کو بُرا کہنا اور جماعت میں تفرقہ ڈال دینا شیطانی فعل نہیں تو کیا ہے؟

ہندو نوازی

آپ ہی تو وہ ہیں جو ہندوؤں کی محبت میں وارفتہ ہو کر جلوں میں پھرا کرتے ہیں، مشرکین کے ساتھ آوازیں ملا کر ”بے“ پکارا کرتے ہیں یہ کوئی چیز آپ کو بدعت معلوم نہیں ہوتی مگر ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور میلاد مبارک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بدعت نظر آتا ہے؟ اس کے نام سے سودا اٹھتا ہے؟ خفقان ہوتا ہے؟ آپ سے باہر ہو جاتے ہیں؟ اس تفرقہ انگلیزی سے بازاً اور سوچو کہ مجلس مبارک میلاد شریف پر بے جا ضد اور ہٹ کیا فائدہ دے سکتی ہے؟ اور اس سے مسلمانوں میں تفرقہ انگلیزی کر کے فتنہ پیدا کرنا کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے؟

گیارہویں شریف

اسی طرح گیارہویں تاریخ میں کسی خوش عقیدت مسلمان نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کر دی تو وہابی جل بھن گئے مرچیں لگ گئیں آپ کا کیا نقصان ہوا؟ آپ کو کیا ایذا پہنچی؟ آپ کے دل میں کیوں درد اٹھا؟ اومیاں! ناطکوں سے نہ چڑنے والو، سینماوں سے نہ کھسیانے والو، کانگریسی جلسوں اور جلوسوں میں بے پردوہ عورتوں کے ساتھ اختلاط رکھنے والو، ان کی تقریریں سننے والو، ایسے مجمع میں جہاں بے پردوہ عورتیں بے حجاباً نہ تقریریں کرتی ہوں شرکت کرنے والو، گیارہویں شریف سے کیوں کھسیاتے ہو؟ اس میں تمہیں آزر دہ کرنے والی کیا چیز ہے؟ قرآن کریم کی تلاوت موسمن کے گھبرا نے کی بات نہیں بے ایمان ضرور اس سے چڑتے ہیں

اذا ذکر اللہ وحدہ اشتماذت قلوب الذين لا يؤمنون بالآخرة۔

جب خدائے وحدہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل پر شیان ہو جاتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

وقال اللہ تعالیٰ و قال الذين كفرو الا تسمعوا لهذا القرآن والغو فيه لعلكم تغلبون

کافروں نے کہا اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں بے ہودہ شور مچاؤ تاکہ تم غالب ہو
قرآن پاک کے سننے سے گھبرا نا، اس سے چڑنا اور بُرا مانا یہ تو ”قرآن پاک“ نے کفار کا کام بتایا ہے۔
گیارہویں شریف کی فاتحہ میں ”قرآن شریف“ کی تلاوت کی جاتی ہے آپ اس سے کیوں گھبراتے ہیں؟ اس کے علاوہ اور کیا ہوتا ہے؟ کچھ طعام یا شیر یعنی ہدیہ ناظرین کو کر دی جاتی ہے اس میں کیا مضافات ہے؟ حسن سلوک اور احسان شریعت میں محمود ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے موسمن کی علامتوں میں شمار فرمایا ہے۔ ”اطعام الطعام“ کوئی بہت ہی بڑا سخت دل کنجوس ہوتا وہ بھی دوسرے کے خرچ کرنے پر بُرانہ مانتا آپ میں کیا صفت ہے؟ جو آپ اتفاق علی مسلمین سے بگڑ کر ”مناع للخير“ بنے جاتے ہیں؟ اس میں آپ کو کون سی چیز ناجائز نظر آتی؟

ہاں ایک یہ بات شاید آپ کہیں کہ ”تلاوت و طعام کا ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے حضور غوثِ پاک کو“ تو آپ کو معلوم نہیں کہ ایصالِ ثواب عباداتِ بدنبیہ و مالیہ کا شریعت نے جائز رکھا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب ارشاد اپنی والدہ رضی اللہ عنہا کے ایصالِ ثواب کے لئے کنوں بنوایا۔

حدیث شریف میں موجود ہے کہ اس مسئلہ پر تمام اہل سنت کا اتفاق ہے شرح عقائد اور تمام دینی کتب میں مصروف ہے پھر وہ کیا چیز ہے جو آپ کو بدعت لگتی ہے؟ صرف گیارہویں تاریخ کا تعین؟ تو کیا اس کی ممانعت میں کوئی حدیث وارد ہو گئی ہے؟ عمل خیر کے لئے تعین اور خاص اموات کے ایصال ثواب کے لئے "حدیث شریف" سے ثابت ہوتا ہے خود حضور اکرم، نورِ جسم، جانِ ایمان ﷺ سالانہ شہدائے اُحد رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے اس سے تعین کا پتا چلا اور تعین کا پتہ چلانا ہوتا احادیث کی کتابیں مالا مال ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رویٰ فتح کی خوشی کے لئے اسی تاریخ کو حضور سید عالم ﷺ نے روزہ رکھنے کے لئے فرمایا اپنی ولادت شریف کے روز یعنی دو شنبہ کو حضور سید عالم ﷺ روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ "فیه ولدت" اس دن میری پیدائش ہوئی۔

تعین ہوا یا نہیں؟

دعوتِ انصاف

غرض کوئی عذر و حیله ان کے بنائے نہیں بنتا لیکن مسلمانوں میں نزاع پیدا کرنا اور اختلاف ڈالنے کے لئے ضر ہے اصرار ہے گیارہویں شریف سے عداوت ہے اس کے نام سے چڑتے ہیں کوئی ادنیٰ سی وجہ بھی ہوتی کوئی شرعی دلیل اس امر کی ممانعت پر قائم ہوتی تو موقع تھا کہ انکار کرتے مگر نفس وہوئی کے لئے انکار اور جماعت اہل اسلام میں تفرقہ اندازی نہایت افسوس ناک جرم ہے۔ اسی طرح اور مسائل میں نزاع۔ مدعا یہ ہے کہ یہ امور ایسے دقيق و ضامض اور ایسے مشکل والا تخل تو ہیں نہیں جہاں تک صاحب عقل و هوش رسائی نہ کر سکے؟ سمجھ میں آتا ہے اور صاف سمجھ میں آتا ہے اور ہر مصنف مزاج جب نظر ڈالتا ہے تو اس کو یقین ہو جاتا ہے کہ ان فرعیات میں ان کا اعتراض بے جا ہے صرف نفسانیت کا کرشمہ ہے شرعی دلائل اور قوی برہانیں ان امور کے جواز پر موجود ہیں ایسے ہی اصول مسائل جن میں وہابیہ نے طوفان برپا کر دیا ہے اس قدر مشکل نہیں ہیں کسی وہابی کی فہم ان تک رسائی نہ کر سکے۔

تعظیم رسالت ﷺ

یہ توسیب کو تسلیم ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کی عزت و عظمت اور تعظیم و تو قیراہم ترین فرائض میں سے ہے حضور ﷺ کی جناب میں ادنیٰ سے گستاخی بلاشبہ کفر پھر مولوی رشید خلیل و محمد قاسم واشرف علی وغیرہ کی طرف داری میں اس

قد روا فتہ ہو جانا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں ان کے ناقص کلمات اور گستاخانہ الفاظ برداشت کئے جائیں اتنا ہی نہیں بلکہ شدوم سے ان کی طرف داری کی جائے ایسی کتابیں جن میں یہ کفر یہ مضامین ہوں ان کو چھاپ کر شائع کیا جائے۔ تمام عرب و عجم کے مسلمان آزردہ و رنجیدہ ہوں، حر میں طبیین تک سے ان ناقص کلمات پر کفر کے فتوے آجائیں مگر پروردہ اور ہٹ دھرمی میں کمی نہ آئے، بارگاہ الٰہی میں سرنہ جھکے؟ توبہ کے لئے زبان نہ ہلے؟ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی گستاخی کرنے کے باوجود ان مولویوں کو نہ چھوڑا جائے؟ نہ انہیں توبہ پر مجبور کیا جائے؟ یہ کتنی بڑی بے حمیت ہے۔ ہندو پاکستان میں ایک عظیم فتنہ برپا ہے، گھر گھر میں جنگ ہے، ہر جگہ شور ہے، غوغاء ہے، کچھ تو سنجیدہ طبیعت انسان اس درد کا احساس کریں اور مسلمانوں کو اس کمزور کر دینے والے نزاع سے نجات دلائیں۔ اگر وہابی صاحبان ذرا سی ضد چھوڑ دیں اور شریعت میں اپنی طرف سے ضد کرنے کی عادت چھوڑ دیں تو یہ تمام جھگڑا ایک دم ختم ہو جائے اور ہندو پاکستان کے گوشہ گوشہ میں جنگِ تعصُّب کے بھڑکنے والے شعلے بجھ جائیں اور یہ آگ سرد ہو جائے۔ تمہاری زبان سے نکلے، تمہارے قلم سے لکھے گئے تمام ملک ان سے آزردہ خاطر ہے تمام مسلمان ان سے رنجیدہ ہیں، ہر مسلمان کا دل ان سے دکھا ہوا ہے تو تمہیں ان کلموں پر کیا اصرار ہے؟ تم اس بات کی پیچ کرنے پر کیا مجبور ہو؟ توبہ کے دو کلموں سے اس نزع کا خاتمه کیوں نہیں کر دیتے؟ اگر کوئی باہمتوہابی اپنے اکابر کو توبہ کی ہمت دلائے اور ان پر زور دے تو تمام ہندو پاکستان کی صد سالہ جنگ منظوں میں طے ہو سکتی ہے۔

کیا ہے کوئی ایسا صلح جو؟ کیا ہے کوئی ایسا من پسند؟ کیا ہے کوئی ایسا دردمند جو اس کوشش کے لئے کمر بستہ اور تیار ہو؟ جاہل سے جاہل انسان اور سرکش سے سرکش شخص بھی خدا جل شانہ کے حضور توبہ کرنے اور جبین نیاز خاک پر رکھنے میں نہیں جھگلتا۔

کیا دعوای دراں علم و ہمہ دانی علمی طور پر ثابت کریں گے کہ ان میں بھی اتنی حمیت باقی ہے؟ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔